شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مد ظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

گنگا رام بلڈنگ، شاہراہ قائد اعظم، لاہور

نام کتاب ــــــــــ شیعہ اور تحریف قرآن
تالیف ــــــــــ آقای علی میلانی
ترجمہ ــــــــــ محمد افضل حیدری
ناشر ــــــــــ مصباح القرآن ٹرسٹ
کتابت ــــــــــ دارالکتابت کیلیانوالہ
مطبع ــــــــــ معراج دین پرنٹرز لاہور
اشاعت ــــــــــ مارچ ۱۹۹۷ء
ہدیہ ــــــــــ ۲۵/- روپے

ملنے کا پتہ
قرآن سنٹر
۲۴۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: ۷۳۱۴۳۱۱

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
۵	عرض ناشر
	شیعہ اور تحریف
	فصل اوّل
۱۱	تحریف قرآن کی نفی میں علماء شیعہ کے اقوال
	فصل دوم
۳۱	نفی تحریف پر شیعوں کی ادلہ
۳۱	پہلی دلیل ــــ آیات قرآن کریم
۳۳	دوسری دلیل ــــ احادیث نبوی و آئمہ علیہم السلام
۳۴	پہلی قسم ــــ وہ روایات جو قرآن کو معیار حدیث بناتی ہیں
۳۶	دوسری قسم ــــ حدیث ثقلین
۳۸	تیسری قسم ــــ نماز میں مکمل سورہ پڑھنے کے ثواب کی روایات
۴۰	چوتھی قسم ــــ قرآن کی طرف رجوع کرنے کی روایات

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی تحریر کے درمیان حائل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

یہاں تک قرآن میں تحریف کے واقع نہ ہونے پر کتاب وسنت سے ادلہ پیش کی گئیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل ادلہ بھی قائم کی جاتی ہیں۔

(۳) اجماع۔
(۴) قرآن کا متواتر ہونا۔
(۵) مذہب شیعہ امامیہ کی نماز۔
(۶) قرآن پیغمبر اسلام کے زمانہ میں ہی جمع ہو چکا تھا۔
(۷) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کا قرآن کے بارے میں خاص اہتمام کرنا۔

۳-اجماع

وہ ادلہ جو قرآن کی عدم تحریف پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک تمام زمانوں میں علمائے امامیہ کا اجماع ہے۔[۱]

اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ اجماع تمام مسلمانوں کے نزدیک حجت ہے اور امامیہ کے نزدیک اس لیے حجت ہوتا ہے کہ اس سے بھی معصوم علیہ السلام کی رائے معلوم ہوتی ہے۔[۲]

۴- قرآن کا متواتر ہونا

عدم تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی ادلہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیعوں کے نزدیک قرآن کے تمام حرکات، سکنات، حروف، کلمات، آیات اور سورتوں پر تواتر قطعی موجود ہے کیونکہ انہوں نے ائمہ علیہم السلام سے اور انہوں نے اس قرآن کو اپنے جد بزرگوار پیغمبر اسلام

---

۱ کشف الغطاء وغیرہ۔
۲ اس سلسلہ میں اصول فقہ کی کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔[۱]

نیز ائمہ معصومین علیہم السلام کا اعتقاد یہ تھا کہ موجودہ قرآن بعینہ بغیر کسی کمی و بیشی کے وہی ہے جو رسول خدا پر نازل کیا گیا تھا۔

۵- امامیہ کی نماز

شیعہ امامیہ کے اس اعتقاد پر کہ قرآن میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی خود ان کی اپنی نماز دلالت کرتی ہے کیونکہ وہ اپنی نماز پنجگانہ کی پہلی دو رکعتوں[۲] میں سورہ فاتحہ کے بعد اسی موجودہ قرآن کے ایک مکمل سورہ کے پڑھنے کو واجب قرار دیتے ہیں[۳] اور ان کے علماء کی ایک بہت بڑی جماعت ایک رکعت میں دو سورتوں کو ملا کر پڑھنے کو ناجائز قرار دیتی ہے[۴]۔ پس اس کیفیت و احکام کی روشنی میں ان کی نماز ان کے اس اعتقاد پر دلیل بنتی ہے کہ تمام سورتیں پیغمبر اسلام کے زمانہ میں اسی طرح تھیں جیسی اب ہیں۔ اور اگر ان کا یہ اعتقاد نہ ہوتا تو پھر الحمد کے بعد ایک پوری سورہ پڑھنے والا قول ان کے ہاں رواج نہ پا سکتا۔[۵]

۶- قرآن پیغمبر اسلام کے زمانہ ہی میں جمع ہو چکا تھا

عدم تحریف پر دلالت کرنے والی ادلہ میں سے ایک یہ ہے کہ موجودہ قرآن، جمع، ترتیب۔

---

۱ اجوبۃ مسائل جار اللہ شرف الدین، نیز مجمع البیان میں سید مرتضیٰ سے نقل کیا گیا ہے۔
۲ البتہ تیسری اور چوتھی رکعت میں اختیار ہے کہ سورہ حمد پڑھیں یا تسبیحات اربعہ اور اس پر اجماع بھی ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ سورہ الحمد کی فضیلت زیادہ ہے یا تسبیحات اربعہ کی زیادہ۔
۳ اجوبۃ مسائل جار اللہ۔ اور یہ فقہائے امامیہ کے نزدیک مشہور ہے بلکہ علماء کی ایک جماعت نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔
۴ جواہر الکلام اور الریاض وغیرہ اور یہ مشہور ہے۔ اور فقہاء کے ایک گروہ نے سورہ والضحیٰ اور الم نشرح اور سورہ الفیل و لایلاف کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور مجموعی طور پر فرمایا ہے کہ ان سورتوں کے درمیان جمع کرنا واجب ہے۔
۵ اجوبۃ مسائل جار اللہ (شرف الدین)۔

نظم و نسق خلاصہ ہر لحاظ سے ویسا ہی ہے جیسا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا، اور بہت سے صحابہ کرام نے اسے خود رسول اکرمؐ کے زمانہ ہی میں ختم، تلاوت اور حفظ کیا۔ اور جو شخص علوم قرآن کی کتب کا مطالعہ کرے وہ ان اصحاب کے اسماء پر بھی مطلع ہو سکتا ہے۔ نیز جبرئیل علیہ السلام قرآن کو سال میں ایک مرتبہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کرتے اور وفات والے سال اسے دو مرتبہ پیش کیا۔[1]

یہ مذکورہ مطلب اس تقریر پر دلیل بنتی ہے کہ یہی وہ قرآن ہے جو بغیر کسی کمی بیشی کے وہی ہے جو پیغمبر اسلام یا آپ کے صحابہ کرام اور ان کے بعد تک موجود تھا۔

۷۔ پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کا قرآن کے بارے میں خاص اہتمام کرنا

کیا کسی مسلمان کے لیے ممکن ہے کہ وہ نبی اکرمؐ کے قرآن کے بارے میں کیے گئے خاص اہتمام سے انکار کرے؟

بلکہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جونہی کوئی سورہ نازل ہوتا اس کو مسلمانوں میں نشر کر دیتے اور اس کے حفظ کرنے اور درس دینے اور سیکھنے و سکھانے پر تاکید فرماتے۔ اور اس کی فضیلت، ثواب، اور دنیا و آخرت میں اس کے فوائد بیان کرتے لہٰذا رسول اکرمؐ لوگوں کو برانگیختہ کرتے کہ قرآن کو دن یا رات میں پڑھنے اور حفظ کرنے کی ترغیب دیتے نیز حکم دیتے کہ اس کو خود بھی پڑھو اور دوسرے مرد، عورتوں اور بچوں کو بھی تعلیم دو۔ ایسے امور ہیں جو ثابت ہیں ان کا نہ تو کوئی انکار کرنے والا انکار کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ہٹ دھرم شخص جھگڑا کر سکتا ہے۔

اور خاص کر مسلمانوں کے ہاں قرآن کو یاد کرنے اور اس پر خاص توجہ دینے کی بہت وجوہات تھیں اور اسی قرآن کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے تھے۔ کیونکہ یہ قرآن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ خالدہ اور مسلمانوں کے احکام شرعیہ اور امور دینیہ کا ماخذ تھا۔ پس

[1] اس مطلب کو رسول اکرمؐ سے روایت کیا گیا اور ابن ابی الحدید نے نہج البلاغہ کی شرح — طبع بیروت جلد [illegible] صفحہ [illegible] پر اس کو نقل کیا۔

صورت حال میں کیسے ممکن تھا کہ اس سے کوئی چیز ساقط ہو جائے ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح مسلمانوں کے ہاں قرآن کے حفظ کرنے، اسے لکھنے لکھانے کے لیے انگیزے کافی تھے اسی طرح منافقین اور اسلام و مسلمین کے دشمنوں کے لیے اس میں تحریف و تغییر کے بہت سے انگیزے تھے۔ کیونکہ ان کا گمان تھا کہ وہ قرآن کی مثل یا اس کی جعل سورتوں یا کم از کم ایک آیت کی مثل لائیں گے۔

اس قرآن پر مسلمانوں کی خاص توجہ اور خاص اہتمام کرنے میں خدا نے جو مسلمانوں کی تائید فرمائی ہے اس کے بعد اس احتمال کا کوئی مقام نہیں رہتا۔ اور خود خدا نے اس کی حفاظت کا یوں ذمہ لے لیا کہ باطل کا اس قرآن کے قریب سے بھی گزر نہیں اور یہ حکیم و حمید کی طرف سے نازل شدہ ہے۔